توسیع حرمین شریفین تاریخ کے آئینے میں

(تحریر) الشیخ عمر محمد البیان
(ترجمہ) الشیخ جار اللہ ضیاء
فاضل مدینہ یونیورسٹی

خوانندگان محترم جب یہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا تو بہت سے احباب فریضہ حج کی ادائیگی اور حرمین شریفین کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہونگے۔ حرمین شریفین میں موجودہ سہولتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور ان مبارک ساعتوں کو پرلطف گزارنے کیلئے ضروری ہے کہ حرمین الشریفین کے متعلق قارئین کرام مکمل معلومات حاصل ہوں۔ اسی غرض سے زیر نظر مضمون ''ترجمان الحدیث'' کے صفحات پر دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ خود بھی اس کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے دوست احباب کو جو حرمین الشریفین کا سفر کر رہے ہوں، انہیں ایک مرتبہ ضرور پڑھائیں اور حرم شریف میں اپنی دعاؤں میں سعودی حکومت، فاضل مضمون نگار، مترجم اور ادارہ ترجمان الحدیث کے تمام ارکان اور معاونین کو خصوصی طور پر یاد رکھیں۔ (ادارہ)

تقریب ایزدی کے حصول کیلئے عظیم ترین اور جلیل القدر اعمال صالحہ میں مساجد کی تعمیر سرفہرست ہے اور اگر وہ مسجد دنیا بھر کی تمام مسجدوں سے عظیم تر ہو تو اس کی سعادت وخوش بختی کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ وہ عظیم ترین مسجد جو مسجد حرام کے مقدس نام سے موسوم ہے، کعبۃ اللہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور جسے رب تعالیٰ نے لوگوں کیلئے مرجع اور باعث امن قرار دے رکھا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین. فیہ آیات بینات مقام ابراھیم ومن دخلہ کان آمنا﴾ (آل عمران:۹۶، ۹۷)

''اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ شریف میں ہے۔ جو تمام دنیا کیلئے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے۔ اس میں جو آ جائے امن والا ہوتا ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق﴾ (الحج:۲۷)

''اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے، لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی اور دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔''

سورۃ بقرہ میں ہے:

﴿واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا﴾ (البقرہ:۱۲۵)

''اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے مقام رجوع اور مقام امن وراحت مقرر کیا۔''

جس طرح متعدد آیات کریمہ اور احادیث نبویہ بیت اللہ کی قداست وحرمت کی دلیل ہیں، اسی طرح کئی احادیث مبارکہ مسجد نبوی کی حرمت وشرف اور مقام ومرتبہ پر شاہد ہیں۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد المسجد الحرام ومسجدی ھذا والمسجد الاقصی﴾ (بخاری ومسلم)

''تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف (اسے افضل جانتے ہوئے) سفر کرنا ناجائز ہے۔ وہ تین مسجدیں یہ ہیں، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔''

ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں:

﴿صلاۃ فی مسجدی افضل من الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام وصلاۃ فی المسجد الحرام افضل من مائۃ الف صلاۃ فیما سواہ﴾ (بخاری ومسلم)

''میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز مسجد حرام میں ادا کردہ نمازوں کے علاوہ ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ادا کردہ ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔ یہ بات تاریخی طور پر محقق ہے کہ امت مسلمہ کے قائدین ہر زمانے اور ہر دور میں حرمین شریفین کی تجدید وتوسیع اور تزئین وتحسین کیلئے گرانقدر کاوشیں کرتے رہے ہیں، تاکہ انہیں زمانہ کی ارتقائی منازل سے ہم آہنگ کیا جا سکے اور ہر سال حج وعمرہ کی ادائیگی اور مسجد نبوی کی زیارت کیلئے آنے والے مسلمانان عالم کی بڑھتی ہوئی تعداد کیلئے مطلوبہ گنجائش اور جدید عصری سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔

حرمین شریفین کی تجدید وتوسیع جیسا عظیم کارخیر خلفاء راشدین کے زریں ادوار، بعد ازاں اموی وعباسی خلفاء، دولت عثمانیہ کے سلاطین اور عصر حاضر کی سعودی حکومت تک کو محیط ہے۔

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سنہری دور حکومت میں حرمین شریفین کی توسیع وتجدید وتزئین وتحسین کے جس عظیم منصوبے کا اعلان ہوا، وہ تاریخ اسلام کا بے نظیر منصوبہ ہے۔

یہ عظیم القدر توسیعی منصوبہ صرف حرمین شریفین کا ہی احاطہ نہیں کرتا، بلکہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مشاعر

مقدسہ کی تشکیل جدید توسیع اور ان میں جدید ترین شہری سہولتوں کی فراہمی پر بھی مشتمل ہے' تاکہ زائرین کرام کو مذہبی فرائض وواجبات کی ادائیگی کے دوران مکمل طور پر امن وسلامتی اور راحت واطمینان کا ماحول فراہم کیا جاسکے۔

تعمیراتی اور توسیعی سرگرمیوں کے دوران اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا کہ زائرین حرمین شریفین کو حج وعمرہ کی ادائیگی کے دوران کسی قسم کی دقت وکلفت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ماہ صفر ۱۴۰۹ھ میں خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے مسجد الحرام کی تعمیر نو اور توسیعی منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا اور اسی سال جمادی الثانی میں اس پر کام کا آغاز ہوگیا' جو کہ بتوفیق ایزدی ذوالقعدہ ۱۴۱۳ھ میں اختتام پذیر ہوا۔ اس توسیع کے نتیجے میں مسجد الحرام کی کل پیمائش سات لاکھ ساٹھ ہزار مربع میٹر (760,000) تک پہنچ گئی۔ جس پر عام حالات میں ایک لاکھ باون ہزار لوگ بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں بیرون مسجد الحرام کو توسیع دی گئی اور اس رقبہ پر انتہائی قیمتی سنگ مرمر کا خوبصورت فرش لگا دیا گیا۔ اس طرح کل ملا کر مسجد الحرام میں اس قدر توسیع کی گئی کہ اس میں رش کے دوران دس لاکھ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جہاں تک مسجد نبوی کی تعمیر نو اور توسیع کا تعلق ہے تو یہ حسن ورعنائی میں اپنی مثال آپ اور عمدگی ونفاست کے اعتبار سے مسلم فن تعمیر کا عظیم شاہکار ہے۔

حرم نبوی کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا کل رقبہ تین لاکھ چوراسی ہزار (384,000) مربع میٹر ہے۔ جس پر عام حالات میں سات لاکھ (700,000) اور رش کے ایام میں دس لاکھ (1,000,000) نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

شاہ فہد نے مسجد نبوی کی توسیع کا سنگ بنیاد ماہ صفر ۱۴۰۵ھ بمطابق 1985ء کو رکھا۔ اس منصوبہ پر آٹھ سال تک کام ہوتا رہا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کوئی سعودی شہری حرمین شریفین کی عظیم الشان توسیعی عمارتوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ان کی ضخامت' حسن وجمال اور عمدگی ومضبوطی کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ اس وقت وہ اس سعادت پر نازاں وفرحاں ہوتا ہے کہ اس کا تعلق ایک ایسے خوش نصیب ملک سے ہے' جو حرمین شریفین کی خدمت وحفاظت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے اور یہ کہ وہ ان بلاد مقدسہ کا شہری ہے۔ جہاں وحی الٰہی کا نزول ہوا اور جہاں سے اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا اور اسے نور توحید سے منور کرتا گیا۔

اس عظیم توسیعی منصوبہ کی تشکیل وتکمیل خادم الحرمین الشریفین کا دیرینہ خواب اور ان کے دل کا ارمان تھی اور یہ سنہرا خواب اس طرح شرمندہ تعبیر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے نفاذ اور بہترین انداز میں اس کی تکمیل کی توفیق سے نوازا۔ اس عظیم القدر کاوش پر مسلمانان عالم رب تعالیٰ کے حضور رہتی دنیا تک ان کیلئے بدست دعا رہیں گے۔

اللھم زد فزد

توسیع حرم کی تاریخ کے آئینے میں

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے فرزند جلیل سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کے ہاتھوں کعبۃ اللہ کی تعمیر ہوئی' تو اس کے اردگرد نہ تو کوئی دیوار تھی اور نہ ہی مستقل رہائشی مکانات۔ یہ ایک کھلا میدان تھا' مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر مختلف قبائل مثلاً عمالقہ' جرہم' خزاعۃ' اور قریش وغیرہا...... مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں اور پہاڑی گزرگاہوں میں سکونت رکھتے تھے۔ یہ لوگ کعبہ مشرفہ کے تقدس واحترام کے پیش نظر جوار کعبہ میں رہائش اختیار کرنے سے احتراز کرتے تھے۔ پھر جب مکہ مکرمہ میں تولیت آنحضرت ﷺ کے پانچویں دادا قصی بن کلاب کے سپرد ہوئی تو انہوں نے قریش کے مختلف قبائل کو کعبہ مشرفہ کے چاروں طرف اپنے رہائشی مکانات تعمیر کرنے کا حکم دیا' تاکہ دیگر قبائل پر ان کی دھاک بٹھائی جاسکے اور وہ ان کے ساتھ جنگ وجدال سے باز رہیں۔ چنانچہ قریش مکہ نے کعبہ مشرفہ کے اردگرد رہائش اختیار کر لی اور مطاف کو حسب سابق خالی رہنے دیا۔ قریش نے مکانات کی تعمیر کے دوران اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا کہ وہ کعبہ کی عمارت سے نہ تو اونچے ہوں اور نہ ہی اس کی طرح چوکور۔ اس دوران بیت اللہ کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا اور یہ تعمیر قبل ازیں کی تعمیر سے یکسر مختلف تھی۔

پہلی توسیع

خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب ؓ کے دور خلافت میں ایک زبردست سیلاب نے مکہ مکرمہ کو شدید طور پر متاثر کیا۔ سیلابی پانی کا ریلا بیت اللہ کے ایک کونے میں نصب حجر اسود کو بہا کر شہر کے نشیبی علاقہ میں لے گیا۔ خلیفۃ المسلمین کو اس کا علم ہوا تو آپ بنفس نفیس یہاں تشریف لائے اور حجر اسود کو اس کے اصل مقام پر دوبارہ نصب کروا دیا۔ پھر زائرین کعبہ کی کثرت اور دن بدن نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجد حرام کی توسیع کا پروگرام بنایا اور اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے آس پاس کے مکانات خرید کر انہیں مسجد میں شامل کر لیا گیا' بعد ازاں اس کے اردگرد دیوار کھڑی کر دی گئی اور آمد ورفت کیلئے اس میں متعدد دروازے بنائے گئے۔ یہ ۱۷ھ کی بات ہے۔

دوسری توسیع

مسجد الحرام میں دوسری توسیع خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان ؓ کے دور مسعود میں ہوئی۔ آپ نے مسجد کے صحن میں مزید رقبے کا اضافہ کیا۔ اس مقصد کیلئے آس پاس کے رہائشی مکانات خرید کئے گئے اور انہیں مسجد کے صحن میں شامل کر دیا گیا۔ یہ ۲۶ھ کی بات ہے۔

تیسری توسیع

۶۵ھ کے دوران مسجد الحرام کی توسیع کا تیسرا مرحلہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے ہاتھوں ہوا۔ آپ نے کعبۃ اللہ کی عمارت کو نئے سرے سے تعمیر کرانے کے بعد مسجد کی مشرقی' جنوبی اور شمالی سمتوں سے اس کی توسیع کی۔

اس مقصد کیلئے کچھ مزید مکانات خرید کر انہیں مسجد میں شامل کر لیا گیا۔

چوتھی توسیع

یہ توسیع و اضافہ ۹۱ھ کے دوران اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں ہوا۔ جو کہ مسجد کی شمالی سمت سے کیا گیا۔ ولید کے باپ نے مسجد کی تعمیر و تزئین کیلئے جو کچھ کیا تھا' ولید نے اس سب کچھ کا صفایا کر دیا اور مسجد کو انتہائی مضبوط اور پختہ انداز میں نئے سرے سے تعمیر کیا۔ ولید وہ پہلا شخص ہے' جس نے مسجد کی خوبصورتی کیلئے مصر اور شام سے سنگ مرمر درآمد کیا۔

پانچویں توسیع

اس توسیع کا شرف عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کو حاصل ہوا۔ ۱۳۷ھ میں منصور نے مکہ مکرمہ کے گورنر کو اس کام کیلئے پابند کیا تو اس نے شام کی سمت میں دارالندوہ کی طرف اور مسجد کے زیریں حصے کی طرف سے باب عمرہ کے مینار اور وہاں سے مغربی سمت میں سیدھے رخ باب ابراہیم تک توسیع کی۔ منصور کے دور میں ہونے والی توسیع سے مسجد حرام پہلے سے دوگنی ہوگئی۔ منصور نے اپنی خوش ذوقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سونے اور رنگا رنگ دیدہ زیب پتھروں سے مسجد کو آراستہ کیا اور مختلف قسم کے نقوش سے اس کی زیبائش میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ منصور وہ پہلا شخص ہے' جس نے حجر اسود کے اردگرد سنگ مرمر کا جڑاؤ کیا۔ توسیع کا یہ عمل ۱۳۷ھ سے ۱۴۰ھ تک جاری رہا۔

چھٹی توسیع

مسجد حرام کی توسیع کا چھٹا منصوبہ عباسی خلیفہ محمد مہدی کے دور میں ۱۶۱ھ اور ۱۶۴ھ کے مابین تین سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ محمد مہدی کے ہاتھوں توسیع حرم مکی کا یہ اضافہ ان عمومی اضافوں کے برابر رہا۔ جو حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے دور سے منصور کے دور تک وقتاً فوقتاً ہوتے رہے تھے۔ چونکہ یہ توسیع مسجد حرام کے چاروں طرف کو محیط رہی۔ لہٰذا کعبہ مشرفہ حرم شریف کے درمیان آ گیا۔

ساتویں توسیع

یہ توسیع عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے دور میں ہوئی' جو کہ ۲۸۱ھ سے ۲۸۴ھ تک جاری رہی۔ یہ اضافہ مسجد حرام کی چوکور عمارت سے بیرون دو جہتوں پر مشتمل تھا۔ یعنی شمالی سمت' جو کہ آج کل باب ازدوہ کے نام سے معروف ہے اور مغربی سمت جو کہ آج کل (رحبۃ ابراہیم) کے نام سے موسوم ہے۔

آٹھویں توسیع

مسجد حرام کی توسیع کا آٹھواں منصوبہ عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور میں ۳۰۶ھ کو مکمل ہوا۔ اس غرض کیلئے باب الخیاطین' باب بنی جمع اور ان کے درمیانی حصہ کو مسجد حرام میں شامل کیا گیا۔ مذکورہ بالا دونوں دروازوں کے متبادل کے طور پر ایک نیا دروازہ بنایا گیا اور اسے باب ابراہیم کے نام سے موسوم کیا گیا۔

حرم مکی کے یہ توسیعی منصوبے خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے زریں دور سے لے کر عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور تک پایہ تکمیل کو پہنچتے رہے۔

اس وقت سے لے کر عصر حاضر میں سعودی حکومت کے عظیم توسیعی منصوبے کے آغاز تک مسجد حرام میں جو کچھ بھی ہوا ہے۔ وہ اسے خوب سے خوب تر بنانے' اس میں وقت کے تقاضوں کے مطابق سہولتیں فراہم کرنے اور اس کے آس پاس مدارس کے قیام اور ان جیسے دیگر اعمال سے عبارت ہے۔ جسے مختلف ادوار میں مختلف مسلم حکمران اور عثمانی سلاطین سرانجام دیتے رہے۔

مسجد حرام کیلئے سعودی حکومت کی خدمات جلیلہ

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہوا' عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دورِ حکومت میں ۳۰۶ھ کے بعد مسجد حرام کے رقبہ میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں ہوا تھا' جبکہ مرورِ ایام کے ساتھ اس کے اردگرد رہائشی کاروباری اور دیگر عمارتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا' نتیجۃً حرم تک پہنچنے کے تمام راستے تنگ ہو گئے' جس کی وجہ سے جمعہ اور عیدین کے موقعوں پر بڑا رش ہونے لگا' جبکہ ایام حج اور رمضان المبارک کے دوران اس میں کئی گنا مزید اضافہ ہو جاتا۔

مسعیٰ اور حرم کے درمیان رہائشی مکانات' تجارتی مرکز اور دیگر کئی عمارتیں حائل ہو گئیں اور نوبت یہاں تک آن پہنچی کی مسعیٰ شارع بن کر رہ گیا اور اس کے دونوں طرف دکانیں بن گئیں۔ ایسے عالم میں سعی کرنے والوں کو بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ پھر ایشیا اور افریقہ میں عالم اسلام کے رقبہ اور آبادی میں مسلسل اضافے' بحری' بری اور فضائی ذرائع مواصلات کی ترقی اور اسلامی معاشروں میں اقتصادی اور اجتماعی زندگی میں بہتری آنے کی وجہ سے دن بدن حرمین شریفین میں زائرین کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا' جو کہ حج' جمعہ اور عیدین کے مواقع پر اپنی آخری حدود کو چھونے لگتا ہے۔ دریں حالات حرمین شریفین کی توسیع' اس کی تحسین و تجمیل اور جدید عصری سہولتوں کی فراہمی کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی۔

ان مقاصد کے حصول کیلئے ۱۳۴۴ھ میں شاہ عبدالعزیز نے حرم مکی کی توسیع اور اس میں ہمہ گیر قسم کی ترجیحات و اصلاحات کا حکم صادر کرتے ہوئے اس کیلئے ابتدائی طور پر مبلغ دو ہزار ذہبی جنسیہ کے عطیہ کا اعلان فرمایا۔ ۱۳۶۴ھ میں جب یہ منصوبہ اختتام پذیر ہوا تو حرم مکی میں پہلے سے تقریباً بیس گنا اضافہ ہو چکا تھا۔ اس دوران تاریخ میں پہلی بار مسعیٰ (سعی کرنے کی جگہ) پر فرش لگایا گیا اور نمازیوں کو سورج کی تپش سے بچانے کیلئے چھتریاں نصب کی گئیں۔ علاوہ ازیں حرم پاک کو خوبصورت بنانے کیلئے متعدد اقدامات کئے گئے۔

۱۳۶۴ھ کے آغاز میں شاہ عبدالعزیز نے مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ کی تیاری کیلئے کارخانہ قائم کرنے کا حکم

دیا' جو تقریباً چھ ماہ کی مختصر مدت میں مکمل ہو گیا۔ یہ کارخانہ ۱۳۵۸ھ تک کام کرتا رہا۔

جہاں تک سعودی حکمران شاہ سعود کا تعلق ہے' تو انہوں نے تین مراحل میں بیت اللہ کی ہمہ گیر توسیع و تعمیر کا حکم صادر کیا۔ اس کیلئے مسعیٰ کے گرد و نواح میں واقع رہائشی اور تجارتی عمارتیں گرا دی گئیں۔ مروہ پہاڑی کے قریب میں واقع بلڈنگیں بلڈوز کر دی گئیں اور مسعیٰ کو ڈبل سٹوری بنا دیا گیا۔ مسعیٰ کے عمل کو آسان بنانے کیلئے مسعیٰ کو دو رویہ بناتے ہوئے درمیان میں آڑ کھڑی کر دی گئی۔ حرم پاک کے مشرق کی طرف سولہ دروازے لگائے گئے' مسعیٰ کی دوسری منزل تک پہنچنے کیلئے دو میڑھیاں بنائی گئیں اور سیلابی پانی کی نکاسی کیلئے خصوصی فنڈ قائم کیا گیا۔ علاوہ ازیں جنوبی برآمدہ اور جنوب مغربی و شمالی برآمدوں کے باقی ماندہ حصوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ قبل ازیں مسجد حرام کا کل رقبہ انتیس ہزار ایک سو ستائیس (29,127) مربع میٹر تھا۔ جس میں اس توسیع کے بعد ایک لاکھ اکتیس ہزار اکتالیس (131,041) مربع میٹر کا مزید اضافہ ہوا۔ اس طرح حرم مکی کی کل مساحت ایک لاکھ ترانوے ہزار (193,000) مربع میٹر تک پہنچ گئی۔ جس میں چار لاکھ (4000,000) نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔

یاد رہے شاہ سعود کا یہ توسیعی منصوبہ کعبہ مشرفہ کی ترمیم' مطاف' کی توسیع اور مقامِ ابراہیم کی تجدید پر مشتمل تھا۔

شاہ فیصل مرحوم کے دور میں مکہ مکرمہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں مسلم ماہرین فن تعمیر کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا بنیادی مقصد مسجد حرام کی از سرِ نو تعمیر اور سابقہ ڈیزائن کے امکانی متبادل کی تلاش کیلئے سٹڈی کرنا تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکاء نے عثمانی ترکوں کے دور کی عمارت کے زیادہ تر حصے کو تبدیل کرنے کی سفارش کی' مگر شاہ فیصل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اتفاق نہ کیا۔ ان کے نزدیک حرم پاک کی پرانی عثمانی عمارت کو باقی رکھنا زیادہ موزوں قرار پایا' نیز یہ کہ نئی عمارت کو قدیم و جدید کے امتزاج کا بہترین نمونہ ہونا چاہئے۔ لہٰذا ان کی رائے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حرم پاک کی نئی عمارت کو اس انداز میں تعمیر کیا گیا کہ قدیم عثمانی عمارت اور جدید ڈیزائن کی حاصل توسیعی عمارت ایک دوسری سے ہم آہنگ نظر آنے لگیں۔

شاہ فیصل رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں حرم مکی کی اصل عمارت کے پہلو میں دو نئے بلاک تعمیر کئے گئے۔ قدیم عمارت کی تجدید کی گئی' آس پاس کے راستوں کو وسیع کیا گیا اور کاروباری مراکز قائم کئے گئے۔ مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ تیار کرنے کا جو کارخانہ بند پڑا تھا' اسے دوبارہ چالو کرنے کا حکم بھی آپ ہی نے دیا۔

شاہ خالد رحمۃ اللہ علیہ کے دورِ حکومت میں بھی حرم پاک کی خدمت اور زائرین حرم کو جدید عصری سہولتیں فراہم کرنے کا کام جاری و ساری رہا۔ اسی دور میں آب زمزم کو دور دور تک پہنچانے کا معقول انتظام کیا گیا۔ زائرین کرام کیلئے متعدد دائمی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ آپ ہی کے دور میں حرم پاک کی دوسری منزل کا برآمدہ مکمل کیا گیا اور ترمیم و اصلاح کے کئی منصوبوں پر مستقل انداز میں کام ہوتا رہا۔ حرم شریف تک آمد و رفت کو آسان بنانے کیلئے اس کے آس پاس کے پہاڑوں میں نئی سرنگیں بنائی گئیں۔ غلاف کعبہ تیار کرنے والے کارخانے کی نئی عمارت کا افتتاح بھی اسی دور میں ہوا۔

شاہ فہد کے دور میں حرمین شریفین کی تعمیر و توسیع

۱۴۰۲ھ (1982ء) میں سعودی حکومت کی زمام اقتدار خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز مرحوم نے سنبھالی تو انہوں نے حرم مکی اور مسجد نبوی کی توسیع کے عظیم الشان منصوبے کا خواب دیکھا اور پھر یہ خواب ان کے ہی دورِ مسعود میں انہیں کے ہاتھوں شرمندہ تعبیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرمین شریفین کے عظیم توسیعی منصوبے پر عمل پیرا ہونے کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا۔

اس عظیم منصوبے کی تکمیل اس امر کی بین دلیل ہے کہ وہ حرمین شریفین کی خدمت کو بڑی اہمیت دیتے اور اسے بڑی سعادت خیال کرتے ہیں۔

انہوں نے تین جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ کے دن مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے موقعہ پر فرمایا۔ میں کئی سالوں سے حرمین شریفین کے توسیعی منصوبے کی کامیابی کا خواب دیکھ رہا تھا۔ جب میں نے بعض لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کیا تو انہوں نے اسے ہنسی میں اڑا دیا۔ لیکن اللہ عزوجل اس ارض مقدس کی حکومت اور اس کے عوام کیلئے یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ اس عظیم سعادت سے ضرور مشرف ہونگے۔ انہوں نے مزید فرمایا

اگر مشیت ایزدی ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو یہ تصور کرنا بھی ناممکن تھا' کہ کسی دن مسجد نبوی قدیم مدینہ منورہ کے کل رقبہ کو محیط ہو گی اور یہ لاکھوں زائرین کو اپنے دامن میں سمیٹ سکے گی۔ حرم مکی اور حرم مدنی کے گوشے گوشے میں عمدگی و نفاست اور تعمیراتی فن مضبوطی کی رعنائی کا تصور کرنا بھی مشکل تھا۔ جبکہ آج ہم یہ سب کچھ ایک حقیقت کی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔

جب بھی کوئی شخص حرمین شریفین کے سامنے کھڑا ہوتا اور ان میں کی گئی توسیعات اور تجمیلات و تحسینات کا مشاہدہ کرتا ہے تو ان کی قدر و منزلت کی عظمت و رفعت' ان کے حجم کی ضخامت' حسن و جمال اور رونق و تر و تازگی اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے اور وہ بیت اللہ الحرام اور مسجد نبوی کی خدمت و زیارت کو اپنے لئے باعث صد فخر و اعزاز خیال کرتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ حرمین شریفین' حجاج کرام اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ایسے دو مقدس شہروں کی خصوصی نگہداشت کو سعودی حکومت کے بانی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے ہی بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور بحمد اللہ

تعالیٰ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اس امر کی تائید خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے (۱) بیان سے ہوتی ہے' جو انہوں نے ۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ کو مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے موقعہ پر دیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے فرمایا ''ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بجالاتے ہیں کہ اس نے ہم سب کو دو مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مقدور بھر خدمت کرنے کی سعادت سے نوازا۔ یاد رہے کہ ہماری ان تمام مساعی کا مقصد وحید فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران ضیوف الرحمٰن کو تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرنا اور انہیں امن و راحت سے ہمکنار کرنا ہے۔ قبل ازیں مکہ مکرمہ میں ہماری کاوشوں کا بھی یہی مقصد تھا اور اب حرم مدنی کی تعمیر اور عظیم توسیع کی سرگرمیوں کے پیچھے بھی یہی قابل قدر جذبہ کارفرما ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا ہمارے یہ منصوبے ابتدائی نوعیت کے ہیں۔ عنقریب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں مقدس شہروں میں متعدد ترقیاتی اور توسیعی منصوبوں پر کام کا آغاز ہونے کو ہے۔ حرمین شریفین کی توسیع اور ان کی تحسین و تجمیل سعودی حکومت کے ایجنڈے پر سرفہرست ہے۔ ہم اور ہمارے عوام بتوفیق اللہ تعالیٰ اس مشن میں ضرور کامیاب ہونگے۔''

شاہ فہد کو پہلے ہی دن یہ احساس ہوگیا تھا کہ جب تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ترقیاتی کام شروع نہیں کئے جاتے' اس وقت تک حرمین شریفین کی توسیع ناکافی اور بے مقصد رہے گی۔ چنانچہ آپ نے دونوں شہروں میں ترقیاتی کام شروع کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ خادم الحرمین الشریفین کے حکم کی تعمیل میں حرم مکی اور حرم مدنی کے ساتھ ساتھ دونوں شہروں میں بھی ترقیاتی سرگرمیاں شروع کر دی گئیں۔ ان منصوبوں کے تحت دونوں شہروں میں کئی سڑکیں بنائی گئیں۔ متعدد پل اور سڑکیں بنائی گئیں۔ فراہمی آب اور بجلی کی ترسیل کی متعدد نئی سکیمیں مکمل ہوئیں اور پہلے سے موجود سہولتوں کو مزید بہتر بنایا گیا۔ ہر جگہ اور ہر وقت ٹیلی فون کی جدید ترین سہولت فراہم کی گئی اور عوام کو تفریحی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے متعدد تفریحی پارک بنائے گئے۔

یہ تمام سکیمیں انتہائی دشوار گزار علاقوں میں جدید ترین مشینری کو کام میں لاتے ہوئے پایہ تکمیل تک پہنچائی گئیں۔

اگرچہ اس قسم کے علاقوں میں اس قسم کے منصوبوں کو مکمل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عزائم کی پختگی و سچائی نے رنگ جمایا اور تمام مطلوبہ اہداف مقررہ مدت کے اندر اندر حاصل کر لئے گئے۔ وللہ الحمد والمنة

شاہ فہد کے دور میں حرم مکی کی توسیع

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں حرم مکی کی تعمیر و توسیع کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

مسجد حرام کی پہلے سے موجود عمارت کے مغرب میں منی مارکیٹ کے علاقے میں باب العمرہ اور باب الملک کے درمیان نئی عمارت کا اضافہ کیا گیا۔ گراؤنڈ فلور اور پہلی منزل سمیت اس توسیعی عمارت کا کل رقبہ 76 ہزار مربع میٹر ہے۔ جس میں تقریباً 1 لاکھ 52 ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ حصہ خوبصورت سنگ مرمر کے فرش سے آراستہ ہے۔ اس طرح منی مارکیٹ کی سمت صحن کے باقی ماندہ حصے کو مکمل کرنے کے بعد اس میں دل آویز فرش لگایا گیا۔ جس کا اجمالی رقبہ 85 ہزار 8 سو مربع میٹر ہے۔ اور اس میں ایک لاکھ نوے ہزار (190,000) نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

اس حصہ پر بھی انتہائی خوبصورت سنگ مرمر کا فرش بچھایا گیا ہے۔ اسی طرح مسجد حرام (جس میں حالیہ توسیع کے بعد مسجد کی تمام عمارت' چھتیں اور صحن شامل ہیں) کا کل رقبہ 35 ہزار 6 سو مربع میٹر تک پہنچ گیا ہے۔ جس پر 7 لاکھ 73 ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ رش کے دنوں میں اس تعداد کو 10 لاکھ تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

دروازے اور مینار

جدید توسیع سے قبل حرم مکی کے اٹھارہ عام اور تین مرکزی دروازے تھے۔ دوران توسیع ایک مرکزی دروازے کا اضافہ کیا گیا۔

قبل ازیں مسجد حرام سات میناروں پر مشتمل تھی۔ ان میں دو میناروں کا اضافہ کیا گیا۔ ہر ایک مینار کی بلندی 89 میٹر ہے۔ نئے مینار صوری اور معنوی اعتبار سے پہلے سے موجودہ سات میناروں جیسے ہیں۔

نمازیوں کی آمد و رفت

زائرین کرام اور نمازی حضرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر حرم پاک میں بڑی توسیع کی گئی۔ دوسری منزل اور اس کی چھت پر نماز ادا کرنے کی سہولت پیدا کی گئی اور وہاں تک لوگوں کی نقل و حرکت کو آسان بنانے کی غرض سے مسجد میں دو نئے بلاک تعمیر کر کے ان میں متحرک سیڑھیاں نصب کی گئیں۔ ان میں سے ایک بلاک توسیعی عمارت کے شمال کی طرف' جبکہ دوسرا جنوب کی طرف واقع ہے۔ ہر بلاک کا رقبہ 375 مربع میٹر ہے اور ہر بلاک میں دو دو متحرک سیڑھیاں ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کی طاقت 15 صد آدمی فی گھنٹہ ہے۔ یاد رہے یہ سیڑھیاں ان متحرک سیڑھیوں کے علاوہ ہیں' جو عمارت کی حدود کے اندر مرکزی دروازے کے دونوں طرف نصب ہیں۔ الغرض حدود حرم اور جدید توسیعی عمارت میں کل سات مقامات پر متحرک سیڑھیاں لگائی گئیں ہیں' تاکہ زائرین حرم کی خدمت کا فریضہ خوش اسلوبی سے انجام دیا جا سکے۔

تعمیری امتیازات

مکی حرم پاک میں توسیعی عمارت دو منزلہ ہے اور اس میں کل ۱۴۵۳ استون ہیں۔ حرم کے مرکزی دروازے کے بالمقابل نئی عمارت کے تقریباً وسط میں تین گنبد کھڑے کئے گئے ہیں۔ ہر گنبد کی بلندی ۱۳ میٹر ہے اور یہ اپنے بیرونی ڈیزائن کے اعتبار سے حرم کی چھت پر پہلے سے موجودہ

گنبدوں کے ہم شکل ہیں۔ اس عمارت میں 1 لاکھ 11 ہزار 750 مکعب میٹر کنکریٹ اور 12 ہزار 27 سو ٹن لوہا استعمال کیا گیا۔ توسیعی عمارت کے دونوں طرف دو پاور اسٹیشن قائم کیے گئے' تاکہ حرم شریف کو بجلی کی فراہمی میں کوئی تعطل پیدا نہ ہونے پائے۔ ہر اسٹیشن میں 1.6 پاور کے تین تین جنریٹر نصب ہیں۔

جہاں تک لائٹنگ سسٹم کا تعلق ہے تو یہ برقی ترسیل کے سابقہ سسٹم سے بالکل الگ اور مستقل حیثیت کا حامل اور اعلیٰ ترین معیار کا ہے۔ انتظامی روابط کو مستحکم بنانے کیلئے داخلی مائیکروفون سسٹم کا جال بچھا کر اسے پہلے سے موجود نظام سے مربوط کر دیا گیا ہے۔ عمارت کے اس حصے میں مزید گھڑیاں نصب کی گئی ہیں اور انہیں گھڑیوں کے اس مرکزی نظام سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ جو کہ حرم پاک میں پہلے سے کام کر رہا ہے۔ آگ سے خبردار کرنے والے سسٹم اور ٹیلیفون نظام کو پہلے سے جدید بہتر اور وسیع کیا گیا ہے۔ یہ توسیع حرم کی موجودہ عمارت کی منزلوں کے دائرہ میں اضافہ سے عبارت ہے جو کہ گراؤنڈ فلور اور پہلی منزل پر مشتمل ہے۔

توسیعی عمارت کے اندرونی موسم کو خوشگوار بنانے کیلئے کھڑکیوں کے بالمقابل ایئر کنڈیشنڈ سسٹم کے سوراخوں سے ٹھنڈی ہوا اندر داخل ہوتی ہے۔ اس ہوا کو تحریک دینے کیلئے ستونوں پر برقی پنکھے نصب ہیں۔ عمارت کو ٹھنڈا رکھنے کیلئے کونی کے علاقے میں ایک پلانٹ لگایا گیا ہے' جو ٹھنڈک فراہم کرنے والی متعدد مشینوں' پانی کے پمپوں اور کنٹرولی نظام پر مشتمل ہے۔ اس پلانٹ کی پاور ۴۵ ہزار ٹن ہے۔

سروسز کی فراہمی کیلئے زیر زمین راستہ بنایا گیا ہے۔ جو حرم شریف اور مرکزی اسٹیشن کو باہم مربوط کرتا ہے۔ دو میٹر لمبی سرنگ میں آب رسانی کیلئے پائپ بچھائے گئے ہیں اور اسے روشن اور ہوادار رکھنے کیلئے جملہ مطلوبہ وسائل اور کنٹرولر مشینری سے لیس کیا گیا ہے۔

حرم شریف کی قدیم اور جدید توسیعی عمارت میں **بارشی پانی کی نکاسی' آب زم زم کی فراہمی' مستعمل پانی کے** اخراج اور آگ بجھانے کا انتہائی جدید اور معقول بندوبست کیا گیا ہے۔

مسعیٰ کے آس پاس کے حصوں کو نماز کی ادائیگی کے قابل بنانے کیلئے اس کے مشرقی حصے کو وسیع کرنا اور زیر زمین طہارت خانوں' وضوگاہوں اور لوہے کے پلوں کو ہٹانا ضروری تھا۔ جس کے نتیجے میں ۴۱ ہزار مربع میٹر رقبہ میسر آیا۔ اس میں ۳۱ ہزار ۵۰۰ مربع میٹر رقبہ کی فرش بندی کر کے اسے ادائیگی نماز کے قابل بنایا گیا۔

مسعیٰ کے شمال کی طرف دو منزلہ نئی عمارت تعمیر کی گئی اور اس میں طہارت خانے اور وضوگاہیں بنا دی گئیں۔ اس جگہ ۱۴۴۰ طہارت خانے' ۱۰۹۱ وضو کی ٹونٹیاں اور ۱۶۲ پینے کے پانی کے پوائنٹ ہیں۔

اس جگہ سے جائے نماز تک متعدد راستے بنائے گئے' تاکہ ٹریفک میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کئے بغیر آسانی سے لوگوں کی آمد و رفت کو ممکن بنایا جا سکے۔

منیٰ مارکیٹ میں سرنگوں کی تعمیر

منیٰ مارکیٹ میں سرنگ شارع ام القریٰ اور شارع جبل کعبہ سے شروع ہو کر شارع جیاد تک جاتی ہے۔ یہ سرنگ دو الگ الگ راستوں پر مشتمل ہے۔ جن کے درمیان میں حد فاصل کھینچ دی گئی ہے۔ ایک راستہ غرب مکہ اور جدہ کی طرف سے آنے والے' جبکہ دوسرا مشرق مکہ اور مشاعر مقدسہ کی طرف سے آنے والے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اس سرنگ کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ حرم سے باہر کھلی جگہوں پر نماز پڑھنے والوں اور ٹریفک کی آمد و رفت میں فاصلہ رکھا جائے۔ علاوہ ازیں گذشتہ سالوں کے دوران خادم الحرمین الشریفین کی ہدایات کی روشنی میں کئی ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچائے گئے۔ ان تمام سہولتوں کی فراہمی کا مقصد وحید ضیوف الرحمٰن کی زیادہ سے زیادہ **خدمت کرنا اور شرعی فرائض و واجبات کی ادائیگی میں سہولتیں پیدا کرنا ہے۔**

ان منصوبوں کے تحت مسعیٰ میں چھ پل تعمیر کئے گئے۔ تاکہ سعی کیلئے جانے والوں اور واپس آنے والوں کو الگ الگ گزرگاہیں فراہم کی جا سکیں۔ ان منصوبوں میں آب زم زم کو ٹھنڈا کرنے' مطاف میں گرمی کو جذب کرنے والے گرانقدر پتھروں کی فرش بندی اور کعبۃ اللہ کے اردگرد مطاف کی توسیع کے منصوبوں کی تکمیل سرفہرست ہے۔

تاریخ تعمیر و توسیع مسجد نبوی

مسجد نبوی ان تین مسجدوں میں سے ایک ہے' جن کی زیارت کیلئے مسلمان ہمیشہ ہی بے تاب رہتے ہیں۔ اس مسجد کی تاریخ ہجرت نبوی کی تاریخ سے مربوط ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے پہلے ہی سال بیت المقدس کے رخ پر مسجد نبوی کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آغاز کار میں بیت المقدس کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا گیا تھا۔ تحویل قبلہ کے بعد مسلمانان عالم کا قبلہ مسجد حرام کو قرار دیا گیا' تو مسجد نبوی کا رخ بھی تبدیل کر دیا گیا۔

مسجد نبوی جس جگہ تعمیر ہوئی' وہ سہل اور سہیل دو یتیم بھائیوں کی ملکیت تھی۔ جو بنو نجار کے ایک شخص نافع بن عمر بن ثعلبہ کے بیٹے تھے۔ اس جگہ کو دس دینار کے بدلے خریدا گیا اور یہ رقم سیدنا ابوبکر ؓ نے اپنی جیب سے ادا فرمائی۔

مسجد نبوی کی تعمیر سے قبل اس قطعہ ارضی کو یہ سعادت بھی میسر آئی کہ سفر ہجرت کے اختتام پر آنحضرت ﷺ کی اونٹنی اس جگہ آ کر بیٹھ گئی۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کا سنگ بنیاد رکھا اور بنفس نفیس اس کی تعمیر میں شریک ہوئے اور اینٹ اور پتھر اٹھا کر لاتے رہے۔ [illegible] کی تعمیر میں پتھروں' کھجور کے تنوں اور پتوں کو استعمال کیا گیا۔ کھجور کے پتے' مسجد کی چھت پر ڈالے گئے۔ دیواریں کچی اینٹوں اور گارے سے کھڑی کی گئیں۔ جب کہ دروازے کے دونوں بازو پتھروں سے تعمیر کئے گئے۔

اس وقت مسجد نبوی کی شرقاً غرباً پیمائش ستر (۷۰) ہاتھ جبکہ شمالاً جنوباً ساٹھ (۶۰) ہاتھ تھی۔ سن سات

ہجری میں غزوہ خیبر سے واپسی پر مسجد نبوی کی توسیع کرنے کی غرض سے اس میں تین ستونوں کا اضافہ کیا گیا۔ اس طرح مسجد نبوی مسقف رقبہ ۱۰۰X۱۰۰ ہاتھ ہوگیا۔

مسجد نبوی کی چھت پہلی تعمیر کے وقت پانچ ہاتھ اونچائی پر' جبکہ دوسری تعمیر کے وقت سات ہاتھ کی اونچائی پر تھی۔

مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع تاریخ کے آئینے میں

آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد مسجد نبوی کی پہلی تجدید خلیفہ رسول سیدنا ابوبکر ؓ کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی۔ اس دوران نہ تو اس میں توسیع کی گئی اور نہ ہی اس کے ڈیزائن میں کوئی تبدیلی کی گئی۔

دوسری توسیع

۱۷ھ کے دوران خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب ؓ نے مسجد نبوی کی دوسری بار توسیع کرتے ہوئے اس کی مغربی سمت میں بیس ہاتھ جنوبی سمت میں دس ہاتھ اور شمالی سمت میں تیس ہاتھ کا اضافہ کیا اور اس میں چھ دروازے لگائے۔ مذکورہ بالا تین سمتوں میں سے ہر سمت میں دو دو دروازے لگائے گئے تھے۔

تیسری توسیع

مسجد نبوی کی تیسری توسیع ۲۹ھ کے دوران حضرت عثمان ؓ کے دور مسعود میں کی گئی۔ انہوں نے جنوب' شمال اور مغرب کی طرف دس دس ہاتھ کا اضافہ فرمایا۔ جس سے توسیع شدہ رقبہ کی پیمائش ۴۹۶ مربع میٹر ہوگئی۔ آج کل محراج کے نام سے معروف جگہ کی تعمیر بھی پہلی بار حضرت عثمان ؓ کے ہاتھوں ہوئی۔ اس توسیع کے دوران مسجد نبوی کی تعمیر منقش پتھروں' نیز چونے اور لوہے کی آمیزش والے ستونوں سے کی گئی اور چھت میں ساج کی لکڑی استعمال کی گئی۔

چوتھی توسیع

مسجد نبوی کی چوتھی بار توسیع اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں کی گئی۔ انہوں نے گورنر مدینہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے حکم دیتے ہوئے مقدور بھر وسائل فراہم کیے۔ اسی مقصد کے حصول کیلئے امہات المومنین سے ان کے رہائشی حجرے ان کی مطلوبہ رقم ادا کر کے خریدے گئے اور اس جگہ کو مسجد نبوی میں شامل کر دیا گیا۔ مغربی سمت سے مزید بیس ہاتھ کا رقبہ مسجد میں ضم کرنے کے بعد اسے نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔ مسجد کو دیدہ زیب بنانے کی غرض سے منقش پتھر استعمال کیے گئے۔ اسے سونے کے پانی سے آراستہ کیا گیا۔ سنگ مرمر سے دیواروں کی تحسین و تجمیل کی گئی اور اسے رنگا رنگ پتھروں سے مزین کیا گیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھوں توسیع کے بعد مسجد نبوی کے اضافہ شدہ رقبہ کی پیمائش ۲۳۶۹ مربع میٹر تک پہنچ گئی۔ اس دوران حجرہ شریف پر شمالی جانب کے پنج گوشہ دائرہ کھڑا کیا گیا۔

پانچویں توسیع

۱۶۵ھ کے دوران مسجد نبوی میں پانچویں بار توسیع کی گئی' جو کہ عباسی خلیفہ مہدی بن منصور کے دور حکومت میں کی گئی۔ اس کیلئے مسجد کی طرف سے سو ہاتھ کا اضافہ عمل میں لایا گیا۔ جس سے مسجد کا توسیعی رقبہ ۲۴۵۰ مربع میٹر تک پہنچ گیا۔ خلیفہ مہدی کے ہاتھوں ہونے والی یہ توسیع ولید کے طرز تعمیر پر کی گئی۔

بعد ازاں ۶۵۴ھ میں جب مسجد نبوی آتش زدگی سے متاثر ہوئی تو اس کی تعمیر جدید کی سعادت مصر اور شام کے متعدد حکمرانوں کو حاصل ہوئی۔

چھٹی توسیع

سلطان قایتبائی اشرف محمودی نے ۸۸۸ھ کے دوران حجرہ شریفہ میں معمولی سا اضافہ کرتے ہوئے اس میں سبز کارنس لگوایا جو کہ ابھی تک موجود ہے۔ علاوہ ازیں قبر مبارک پر گنبد تعمیر کروایا اور اس پر نیلے رنگ کا پینٹ کروایا۔ اس نے ازواج مطہرات کے حجروں کے اندرونی حصوں کی سمت تقریباً ۱۲۰ مربع میٹر مساحت کا اضافہ کیا۔ بعد ازاں ۱۲۳۲ھ میں سلطان محمود ثانی نے حجرہ مبارکہ پر دوسرا گنبد تعمیر کرا کر اس پر سبز رنگ کا پینٹ کروایا۔ یہی وجہ ہے اسے گنبد خضراء کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ساتویں توسیع

مسجد نبوی کی ساتویں توسیع سلطان عبدالمجید عثمانی کے دور میں ہوئی۔ مسجد نبوی کے شمال میں منارہ مجیدیہ کی حدود سے لے کر منارہ سلیمانیہ کی حدود تک کا مسقف حصہ اس دور میں مکمل ہوا۔ سلطان نے مسجد کے شمالی علاقے میں مزید کوئی اضافہ نہیں کیا تھا' جبکہ مشرق کی طرف توسیع کرتے ہوئے اس علاقے کو برآمدے میں تبدیل کر کے وہاں تین جنگلے لگوا دیے۔ علاوہ ازیں ایک چبوترا بنوایا' جو بعد ازاں حرم نبوی کے چبوترے کے نام سے مشہور ہوا۔ اس دور کا توسیع شدہ رقبہ تقریباً ۱۲۹۳ مربع میٹر بنتا ہے۔ سلطان نے مسجد نبوی میں روشنی کا مستقل انتظام کرنے کیلئے آئل سٹور بھی قائم کیا۔ سلطان عبدالحمید کے دور میں مسجد نبوی کی توسیع کا کام اگرچہ ۱۲۶۵ھ اور ۱۲۷۷ھ کے درمیان اختتام پذیر ہو گیا تھا' مگر اس کی تزئین اور کندہ کاری کا کام مزید تین سال تک جاری رہا۔ اس طرح عہد عثمانی میں حرم نبوی کی تعمیر اور توسیع نیز آرائش و زیبائش کا کام ۱۲۸۰ھ کو مکمل ہوا۔

مسجد نبوی میں اصلاح وتجدید کا کام (بغیر کسی اضافے کے) معتصم' ظاہر بیبرک بندقداری' ملک ناصر محمد قلاوون' اشرف برسبائی' ظاہر جقمق اور سلطان سلیمان کے دور میں بھی ہوتا رہا۔

سعودی دور حکومت میں مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع

حرم مدنی کی تعمیر و توسیع کا کام حرم مکی کی توسیع و تعمیر سے الگ نہ تھا۔ سعودی حکومت پہلے ہی دن سے حرمین شریفین کو خصوصی اہمیت دیتی چلی آئی ہے۔ سعودی حکومت کے بانی شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود رحمہ اللہ نے

رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو وہی اہمیت دی، جو اہمیت انہوں نے حرم مکی کو دی تھی۔ مسجد نبوی کی تعمیر وتوسیع آپ کے نزدیک کس قدر اہمیت کی حامل تھی، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ کو اس توسیع کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی اس کیلئے ضروری نقشے تیار کرنے کی غرض سے متعدد انجینئرز، ڈیزائنروں اور ماہر کاریگروں کو طلب کرلیا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے مسجد کے صحن سے مشرقی، مغربی اور شمالی برآمدے ہٹا دیئے گئے۔ جبکہ جنوبی برآمدے کو اس کی جگہ پر باقی رہنے دیا۔

قبل ازیں حرم مدنی ۱۰۳۰۳ مربع میٹر کو محیط تھا۔ اس توسیعی پروگرام کے تحت اس میں ۶۰۲۴ مربع میٹر کا اضافہ کردیا گیا۔ اس طرح مسجد نبوی کا کل رقبہ ۱۶۳۲۷ مربع میٹر تک پہنچ گیا۔ اس عظیم کام کیلئے بے شمار انجینئرز، کاریگر اور مزدور مامور کئے گئے۔ تعمیراتی آلات اور دیگر مشینری بیرون ملک سے درآمد کی گئی۔ اس کام کو سرانجام دینے اور اس کی نگرانی کیلئے سپیشل دفتر قائم کیا گیا۔ اس دور کی توسیع کی تاریخ وار تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

◆ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کے دن شاہ سعود رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ اس وقت ولی عہد تھے) نے اپنے دست مبارک سے مسجد نبوی کی توسیع کا سنگ بنیاد رکھا اور اسی سال ۱۱ شعبان کو مغربی سمت میں بنیادیں کھودنے کے کام کا آغاز ہوا۔

◆ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ میں شاہ سعود رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں مسجد نبوی کی مغربی دیوار کے ایک کونے میں چار پتھر لگا کر تعمیر جدید کے اس کام کی شروعات کیں۔ ان پتھروں پر ان کے نصب کرنے کی تاریخ کندہ کی گئی تھی۔

◆ حرم مدنی میں توسیعی کام کیلئے پتھروں اور اینٹوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے ایک کارخانہ قائم کیا گیا۔ مدینہ منورہ میں ایک ورکشاپ بنائی گئی اور انہیں چلانے کیلئے مکینیکل انجینئروں اور ماہر کاریگروں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ یہ سب لوگ سعودی النسل تھے۔

◆ توسیعی عمارت کی تفصیل کچھ یوں ہے:

مغربی اور مشرقی دیواروں کی لمبائی:	۱۲۸ میٹر
شمالی دیوار کی لمبائی:	۹۱ میٹر
دیوار کو محیط چوکور ستون:	۴۷۴ عدد
گول ستون:	۲۳۲ عدد
روشندان:	۴۴ عدد
بنیادوں اور ستونوں کی بنیادوں کی گہرائی:	۴ میٹر
میناروں کی بنیادوں کی گہرائی:	۱۷ میٹر
نئے مینار:	۲ عدد
شمالی دروازے:	۵ عدد
درمیانی دروازے:	۳ عدد
مشرقی دروازے	۳ عدد
مغربی دروازے:	۳ عدد
نئے دروازے:	۹ عدد

◆ شاہ سعود بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ربیع الاول ۱۳۷۵ھ کو عربی اور اسلامی ممالک کے متعدد وفود اور علماء وزراء کی موجودگی میں اس توسیع کا افتتاح کیا۔ اس کیلئے مسجد نبوی کے مغرب میں ایک باوقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ شاہ سعود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے (سعودی دروازہ) کھولا اور تمام وفود کی معیت میں مسجد کے اندر داخل ہوئے اور جدید تعمیر وتوسیع کی عظمت وضخامت اور پختگی ومتانت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ یاد رہے یہ وہی تعمیر تھی، جس کا حکم شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا اور جو بعد ازاں شاہ سعود بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اس وقت کے ولی عہد فیصل بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی کامل توجہ کا مرکز بنی رہی۔

خادم الحرمین الشریفین کے عہد زریں میں مسجد نبوی کی تعمیر وتوسیع

شاہ فہد کو مسجد نبوی کی تعمیر وتوسیع کے جس بھاری بھرکم منصوبے پر عمل کرنے کی سعادت میسر آئی، تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ۱۳۹۲ھ کو سعودی حکومت نے یہ فیصلہ کیا، کہ مسجد نبوی کی تعمیر جدید اور توسیع کی غرض سے اس کے مغرب میں آباد لوگوں سے ان کی ملکیتی زمین اور گھر خرید لئے جائیں۔ اس فیصلہ پر ۱۳۹۳ھ میں عمل درآمد کردیا گیا۔ چھ ماہ کی مختصر مدت میں خالی جگہ کو ہموار کرکے اسے ادائیگی نماز کے قابل بنادیا گیا اور لوگوں کو گرمی کی شدت سے بچانے کیلئے وہاں عارضی سائبان نصب کروا دیئے گئے۔

شعبان ۱۴۰۲ھ میں خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سعودی حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو حجاج کرام اور زائرین مسجد نبوی کو ہرممکن سہولت فراہم کرنا، ان کا اولین مقصد تھا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ مسجد نبوی کے زائرین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اس میں نصب کردہ مظلات کم پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ محرم ۱۴۰۰ھ میں مدینہ منورہ کی زیارت کی غرض سے تشریف آوری کے موقعہ پر انہوں نے مسجد نبوی کو مزید توسیع دینے کا حکم صادر فرمایا۔ ان کے اس حکم کی تعمیل میں مسجد نبوی کو مغرب کی جانب سے شارع مناخہ تک، مشرقی جانب سے جنت البقیع کے سامنے شارع ابوذر تک اور شمال کی جانب سے شارع عجمی تک توسیع دینے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ صفر ۱۴۰۵ھ میں بروز جمعۃ المبارک آپ نے اپنے دست مبارک سے اس عظیم توسیعی منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا اور تقریباً ایک سال بعد چھ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ (1985ء) کو اس عدیم النظیر کام کا آغاز کردیا گیا۔

توسیع عمارت کی تفصیل

شاہ فہد بن عبدالعزیز کی طرف سے حرم نبوی کی تعمیر جدید اور عظیم توسیع کا تکمیل شدہ منصوبہ ایک ایسی عمارت پر مشتمل ہے، جو مشرق ومغرب اور شمال کی طرف سے پہلے سے موجود عمارت سے متصل اور اس کا احاطہ کئے ہوئے

ہے۔

اس توسیعی عمارت کا رقبہ ۸۲۰۰۰ مربع میٹر ہے اور اس میں ۱۷۶۰۰۰ افراد کیلئے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ اس طرح توسیع جدید کے بعد مسجد نبوی کا اجمالی رقبہ ۹۸۵۰۰ مربع میٹر تک پہنچ گیا۔ مزید برآں اس نئی عمارت کی چھت پر سنگ مرمر کا فرش لگا کر اسے نماز کی ادائیگی کے قابل بنا دیا گیا ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً ۶۷۰۰۰ مربع میٹر ہے اور اس میں تقریباً ۹۰۰۰۰ نمازیوں کیلئے گنجائش پیدا کی گئی ہے۔ یوں اس غیر معمولی توسیع کے بعد مسجد نبوی کا کل رقبہ تقریباً ۱۶۵۰۰۰ مربع میٹر تک پہنچ گیا ہے۔ جس میں ۲۷۰۰۰۰ افراد کیلئے نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس عمارت کے گراؤنڈ فلور کی مساحت کے برابر ایک دوسری عمارت ایئر کنڈیشنر کی مشینری اور دوسری سروسز کیلئے تیار کی گئی ہے۔

مسجد نبوی کے احاطہ کی توسیع کا یہ کام اس کے متعدد صحنوں کی توسیع پر بھی مشتمل ہے۔ جن کی مساحت ۲۳۵۰۰۰ مربع میٹر ہے۔ ان صحنوں میں اسلامی فن تعمیر کی عکاسی کرتے ہوئے سنگ مرمر کے علاوہ دیدہ زیب ٹائلیں استعمال کی گئی ہیں اور ان میں مزید نکھار پیدا کرنے کی غرض سے متعدد خوبصورت رنگوں کو کام میں لایا گیا ہے۔ ان صحنوں کا زیادہ تر حصہ نماز کی ادائیگی کیلئے کام آتا ہے۔

یوں مسجد نبوی اور اس سے متصل صحنوں میں ۷۰۰۰۰۰ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جبکہ رش کے دنوں میں مسجد نبوی، توسیع شدہ عمارت کی چھت اور حرم نبوی کا احاطہ کئے ہوئے صحنوں کو کام لاتے ہوئے ۱۰۰۰۰۰۰ افراد کیلئے گنجائش نکالی جاسکتی ہے۔

زیر زمین وضو گاہوں اور کار اسٹینڈ تک پہنچانے والے راستوں کے دروازے انہیں صحنوں میں کھلتے ہیں۔ عام حالات میں یہ صحن پیدل چلنے والوں کے زیر استعمال رہتے ہیں۔ انہیں روشنی فراہم کرنے کیلئے ۱۵۱ دیدہ زیب ستونوں پر خصوصی یونٹ نصب کئے گئے ہیں۔ ان کے ارد گرد دیواریں کھڑی کر دی گئی ہیں اور مسجد نبوی میں داخل ہونے کیلئے ہر سمت میں دروازے رکھے گئے ہیں۔

نمازی حضرات کو موسم کی حدت سے بچانے اور نارمل موسم سے لطف اندوز ہونے کیلئے مسجد میں بھاری بھر کم ۱۲ خود کار چھتریاں نصب کی گئی ہیں۔ ان کی اونچائی مسجد کی چھت کی اونچائی کے برابر ہے اور ہر چھتری ۳۶۰ مربع میٹر کو سایہ فراہم کرتی ہے۔

عمارتی امتیازات

توسیع عمارت کا گراؤنڈ فلور ۱۲۰۵۵ میٹر جبکہ سروسز کی فراہمی کیلئے تعمیر کی گئی نچلی منزل ۴ میٹر اونچی ہے۔

گراؤنڈ فلور میں ستونوں کی تعداد ۲۰۲۸ ہے، جو کہ دل آویز سنگ مرمر سے آراستہ ہیں۔ ان ستونوں کا تاج نما بالائی حصہ تانبے کا ہے اور ان میں ساؤنڈ سسٹم کی تنصیب کی گئی ہے۔ ہر ستون کا پایہ سنگ مرمر سے مزین ہے۔ ایئر کنڈیشنر کی ہوا کے اخراج کیلئے ان میں سوراخ رکھے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض ستون ایک دوسرے سے ۶ میٹر کی مسافت پر جبکہ بعض دوسرے ۱۸ میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ ان ستونوں کو اس انداز میں ڈیزائن کیا گیا ہے کہ وہ توسیعی عمارت کے عام ڈیزائن سے ہم آہنگ نظر کرتے ہیں۔

متحرک گنبد

مسجد نبوی کی ستائش متحرک گنبد بنائے گئے ہیں۔ ہر گنبد کا قطر اٹھارہ میٹر اور وزن اسی ٹن ہے۔ ہر گنبد ۳۲۴ میٹر رقبہ گھیرتا ہے اور انہیں ریموٹ کنٹرول کے ذریعے کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ اس جدید ترین انتظام کا مقصد زائرین حرم کو گرمی کی شدت سے بچانا اور معتدل موسم سے محظوظ کرنا ہے۔

خادم الحرمین الشریفین کے فرمان کی تعمیل میں توسیع عمارت کو ڈیزائن کرتے اور اسے تعمیر کرتے وقت اس امر کا خاص اہتمام کیا گیا کہ وہ جدید ترین مسلم فن تعمیر کی عکاسی اور پہلے سے موجود عمارت سے ہم آہنگ ہو۔ نیز مستقبل میں ضرورت پڑنے پر اس کے اوپر مزید منزل کی تعمیر ممکن ہو سکے۔

دروازے، سیڑھیاں اور مینار

حرم نبوی کی نئی اور توسیعی عمارت کے سات مرکزی دروازے ہیں، جو کہ شمال، مشرقی اور مغربی سمتوں میں واقع ہیں۔ ہر مرکزی دروازے کے دونوں بازوؤں میں پانچ پانچ دروازے ہیں۔ علاوہ ازیں توسیع شدہ عمارت کے جنوب میں دو مرکزی دروازے رکھے گئے ہیں اور ان دونوں کی بغل میں مزید تین تین دروازے ہیں۔ ان کے علاوہ بجلی سے چلنے والی متحرک سیڑھیوں کو استعمال کرنے کیلئے مزید بارہ دروازے بنائے گئے ہیں۔ لکڑی کے بیرونی دروازوں کی تعداد ۱۴۲ ہے۔ ان میں سے ۶۵ دروازے بڑے ہیں۔ داخلی سیڑھیوں کی تعداد ۱۶ اور بجلی سے چلنے والی سیڑھیوں کیلئے بنائی گئی عمارتوں کی تعداد ۶ ہے۔

توسیعی عمارت کی شمالی چھت کے وسط میں مسجد کا مرکزی گیٹ ہے۔ جسے شاہ فہد بن عبدالعزیز کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس مرکزی گیٹ کے اوپر گنبد کے گیٹ کے دونوں طرف بلند و بالا دو مینار ہیں۔ ہر مینار کی بلندی تقریباً ۱۰۵ میٹر ہے۔ اس جدید توسیع کے بعد مسجد نبوی کے میناروں کی تعداد ۱۰ ہوگئی ہے۔ ان میں سے ۶ نئے اور ۴ پرانے ہیں۔

تزئین و تحسین

حرم نبوی کی توسیع کے دوران اس امر کا بطور خاص اہتمام کیا گیا کہ توسیع شدہ نئی عمارت قبل ازیں کی سعودی توسیعات سے ہم آہنگ ہو، تاکہ اسلامی فن تعمیر کا جمالیاتی پہلو پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر رہے۔

دیواروں، پلوں اور میناروں کی تزئین و تحسین کا مرحلہ ہو یا لکڑی سے تیار کردہ کھڑکیوں، روشندانوں اور دروازوں کی تیاری و تنصیب کا مختلف اشیاء کے کونے اور ستونوں کے تاج نما آخری حصے بنانے کا وقت ہو یا مختلف مقامات پر قیمتی اور دل آویز سنگ مرمر کا جڑاؤ کا الغرض ہر جگہ ہر وقت اور ہر آن مسجد نبوی کے دل آویز اور دیدہ زیب مناظر دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کرتے نظر آئیں گے۔

الیکٹریکل سرگرمیاں

جدید توسیعی عمارت میں الیکٹریکل سرگرمیاں مندرجہ ذیل امور کا احاطہ کرتی ہیں:

لائٹنگ' لاؤڈ اسپیکرز' متعدد شعبوں کا خودکار نظام' مسجد نبوی اور بیرونی صحنوں میں نصب زیر زمین ٹیلی فون نظام' ہنگامی لائٹنگ سسٹم آتشزدگی کی اطلاع دینے اور اس پر کنٹرول پانے کا سسٹم' متعدد ایسے کمرے جن میں وائرنگ' سرکولیشن نیٹ ورک' فرنٹ اور میناروں کو بیرونی بجلی سے روشن کرنے والے نظام نصب ہیں۔

علاوہ ازیں پینے کے ٹھنڈے پانی کی فراہمی' بارشی پانی کی نکاسی اور صحت وصفائی کے متعلقہ امور اور دیگر بہت کچھ کا نظام بھی بڑا موثر اور مضبوط انداز میں کام کر رہا ہے۔

ایئر کنڈیشنر

توسیعی عمارت کو ٹھنڈا رکھنے کا نظام وضع اور نصب کرتے وقت مسجد نبوی کی عمارتی اور جمالیاتی پہلو کو بطور خاص مدنظر رکھا گیا۔ اندرون مسجد ٹھنڈی ہوا کی ترسیل کیلئے توسیعی عمارت میں پھیلے ستونوں کو کام میں لایا گیا اور ان میں نظام تبرید سے مربوط سوراخ رکھے گئے۔

یاد رہے کہ مسجد نبوی کو ایئر کنڈیشنڈ بنانے کا نظام دنیا بھر میں اپنی طرز کا انوکھا نظام ہے۔ ایئر کنڈیشنر و پلانٹ سے ٹھنڈی ہوا کے پائپ ۷ کلومیٹر طویل زیر زمین راستے سے گزرتے ہوئے مسجد نبوی تک آتے ہیں۔ یہ طویل راستہ ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ اور مسجد میں نصب کنٹرولنگ نظام کو باہم مربوط بناتا ہے۔

کار اسٹینڈ

حرم نبوی کے صحنوں کے نیچے دو منزلوں پر متعدد کار اسٹینڈ بنائے گئے ہیں۔ جن کی اجمالی مساحت ۳۹۰۰۰۰ مربع میٹر ہے۔ ان میں ۴۰۰۰ گاڑیاں کھڑی کی جاسکتی ہیں۔

خاتمہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ سعودی حکومت کے ہاتھوں حرمین شریفین کی حالیہ عدیم اور فقید المثال تعمیر و توسیع کو ہمیشہ محفوظ رکھے گی۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہر مناسب موقع پر اپنی طرف سے حرمین شریفین کو خصوصی اہمیت دینے کا تذکرہ کرتے رہے ہیں اور یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ انہوں نے جو کچھ کہا' اسے سچ کر دکھایا۔ پھر جب رب تعالیٰ نے سعودی عرب کو تیل کی دولت سے مالا مال کیا تو ان کے جانشینوں نے صرف حرمین شریفین ہی نہیں' بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دو مقدس ترین شہروں کیلئے بھی اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیئے اور زائرین مقامات مقدسہ کی خدمت اور ان کی راحت کیلئے مقدور بھر کاوشوں میں کوئی کسر روا نہ رکھی۔

اگر آج جب سعودی حکومت بیت اللہ کے حجاج کرام معتمرین اور مسجد نبوی کے زائرین کے حوالے سے اپنی تمام ذمہ داریاں بدرجہ اتم ادا کر رہی ہے تو اسے بجا طور پر فخر واعزاز کے جذبات سے سرشار ہونے کا حق حاصل ہے۔

آج مسجد حرام اور مسجد نبوی میں اس حد تک توسیع کر دی گئی ہے کہ ان میں سے ہر اک جگہ پر بیک وقت دس لاکھ افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس دوران وہ امن وامان کی سلامتی واطمینان کا مکمل احساس کرتے ہوئے سعودی حکومت اور عوام کیلئے دست بدعا رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سعودی حکومت کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور مزید توفیق فرمائے کہ وہ حرمین شریفین کی زیادہ سے زیادہ خدمت اور ضیوف الرحمن' حجاج کرام' معتمرین اور زائرین کو سہولتیں فراہم کر سکے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

سائن بورڈ، کلاتھ بینر، سکرین پرنٹرز اور اشتہارات کی کتابت کیلئے

حافظ پبلٹی

پینٹرز

کاتب

04931-54639 ریلوے روڈ شیخوپورہ

0300-4970524

حافظ شبیر احمد سجاد، رانا عبدالستار

عظیم خوشخبری

دعوت دین اور قرآنی علوم ومعارف کو گھر گھر پہنچانے کیلئے شہرہ آفاق اور قبولیت عام حاصل کرنے والی کتب تفاسیر انتہائی ارزاں تبلیغی نرخوں پر حاصل کریں

۱۔ تفسیر ابن کثیر	ترجمہ: مولانا محمد جونا گڑھیؒ	5 جلدیں -/490 روپے
۲۔ تفہیم القرآن	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	6 جلدیں -/770 روپے
۳۔ معارف القرآن	مفتی محمد شفیعؒ	8 جلدیں -/950 روپے
۴۔ مشکوٰۃ المصابیح	ترجمہ: مولانا محمد صادق خلیلؒ	5 جلدیں -/550 روپے
۵۔ خطبات اسحاق	مولانا محمد اسحاق (جھال والے)	2 جلدیں -/200 روپے

نوٹ: دو تصاویر اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضروری ہے۔ بیرون فیصل آباد کے احباب کتب منگوانے کیلئے مزید 100 روپے ڈاک خرچ بھجوائیں۔

مرکز الحرمین الاسلامی

گل بہار کالونی مین ستیانہ روڈ فیصل آباد پاکستان

میاں طاہر 0304-3010777